باسمہ سبحانہ

قل ھذہ سبیلی ادعوا الی اللہ علی بصیرۃ انا ومن اتبعنی سبحان اللہ وما انا من المشرکین

میرا طریقہ تو یہ ہے کہ میں لوگوں کو خدا کی طرف بلاتا ہوں میں اور میرا پیرو دونوں مضبوط دلیل پر ہیں اور خدا ہر عیب و نقص سے پاک و پاکیزہ ہے اور میں مشرکین سے نہیں ہوں۔

(ترجمہ فرمان)

کتاب مستطاب

اصول الشریعہ فی عقائد الشیعہ

از قلم حقیقت رقم

سرکار عمدۃ المحققین سلطان المتکلمین حجۃ الاسلام والمسلمین

حضرت علامہ الشیخ محمد حسین مدظلہ العالی علی رؤوس المومنین

ناشر مکتبہ السبطین 296/9 بی سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا

باسمہ سبحانہ

قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ ۣعَلٰي بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ ۭ وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ

”میرا طریقہ تو یہ ہے کہ میں لوگوں کو خدا کی طرف بلاتا ہوں، میں اور میرا پیرو دونوں مضبوط دلیل پر ہیں اور خدا ہر عیب و نقص سے پاک و پاکیزہ ہے اور میں مشرکین سے نہیں ہوں“

(ترجمہ فرمان علی)

کتاب مستطاب

اصول الشریعۃ

فی

عقائد الشیعۃ

SIBTAIN.COM

از قلم حقیقت رقم

سرکار صدر المحققین سلطان المتکلمین حجۃ الاسلام والمسلمین حضرت علامہ الشیخ محمد حسین مدظلہ العالی علی رؤس المؤمنین

ناشر

مکتبۃ السبطین ۲۹۶/۹ بی سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا

باسمہٖ سبحانہٗ

"والدہ مرحومہ کے نام"

اگر سیاہ دلم داغ لالہ زار تو ام
وگر کشادہ جبینم گل بہار تو ام

چونکہ والد مرحوم و مغفور کا سایہ عاطفت صغر سنی میں سر سے اٹھ گیا تھا۔ لہٰذا میں بفضلہ تعالیٰ شیدائی سرکار محمد و آل محمد علیہم السلام والدۂ مرحومہ کے ہی حسن تربیت سے اس قابل ہوا کہ آج اپنی بساط و بضاعت کے مطابق کچھ خدمت دین مبین کر رہا ہوں۔ اس لئے میں اپنی اس ناچیز کتاب کو ان کے نام کے ساتھ معنون کر کے اس حقیر دینی خدمت کا ثواب بطفیل سرکار ولی عصر و امام زمان عجل اللہ تعالیٰ فرجہ ان کی تربت پر تحفۃً ہدیہ کرتا ہوں۔

گر قبول افتد زہے عز و شرف

آسماں تیری لحد پر شبنم افشانی کرے
سبزۂ نورستہ اس گھر کی نگہبانی کرے

آپکا
احقر محمد حسین نجفی عفی عنہ سرگودھا
ستمبر [illegible]

کتابت	سید [illegible]
طباعت	ثنائی پریس سرگودھا
قیمت	۱۵۰/ روپے
بار	چہارم
اگست [illegible]	

من بعض و بعضهم افضل بصيرة من بعض وهي الدرجات. تم ایک دوسرے سے بیزاری کرنے والے کیوں ہوتے ہو؟ ایک دوسرے سے برائت اختیار کر رہا ہے؟ (کیا تمہیں معلوم نہیں) کہ بعض اہل ایمان دوسرے بعض اہل ایمان سے افضل ہوتے ہیں۔ اسی طرح بعض مومن دوسرے بعض مومنین سے صوم و صلوٰۃ کے زیادہ پابند ہوتے ہیں۔ اور بعض بعض سے زیادہ بابصیرت ہوتے ہیں یہ درجات ایمان کا اختلاف و تفاوت ہے (تنقیح الرجال ج ۱ ص ۲۹۹) بلکہ بعض حدیثوں میں ان لوگوں سے بھی دوستی رکھنے کا حکم دیا گیا ہے جو صرف ائمہ اہلبیت کی ولایت و افضلیت کے قائل ہوں (بحار ج ۱۵ ص ۲۲)

موجودہ دور کے مدعیان علم و ایمان کی روش پر تبصرہ

کہاں ائمہ اطہار کی یہ پاکیزہ تعلیمات اور کہاں موجودہ دور کے نام نہاد اہل علم کی روش و رفتار۔ آج ان حضرات شاخین عرفاء کاملین پر کفر و ارتداد کے فتاویٰ لگائے جا رہے ہیں جو تمام عقائد حقہ ایمانیہ کے قائل اور بالخصوص ائمہ اہلبیت کی ولایت و امامت، علم و فضل اور عصمت و طہارت کے قائل ہونے کے ساتھ ساتھ ان کو نہ صرف امت محمدیہ کے تمام لوگوں سے بلکہ ایک کم ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء و مرسلین کا بھی سید و سردار مانتے ہیں۔ اور ان کے تمام حقی و باطنی دشمنوں سے برائت و بیزاری اختیار کرنا نہ صرف عقیدۃً بلکہ قولاً و فعلاً، تقریراً و تحریراً اس کی نشر و اشاعت کو جزو ایمان سمجھتے ہیں۔

اور ان اعلام کے ساتھ تحریر و تقریر میں تخاطب کرتا ہے بالالقاب کا وہ غیر مہذب اور غیر شریفانہ انداز اختیار کیا جا رہا ہے جو اسلامی نقطۂ نظر سے غیر مسلموں سے بھی روا نہیں ارشاد قدرت ہے ولا تجادلوا اهل الكتاب الا بالتي هي احسن اداني الله المشتكى وهو ارحم الراحمين واحكم الحاكمين۔ بلکہ حقیقت حال سے بے خبر سادہ لوح عوام سے ان علماء اعلام کے خلاف مقاطعہ کرنے کی قراردادیں پاس کرائی جا رہی ہیں۔ لیکن یہ حضرات یہ بات پلے باندھ لیں کہ ؎

اے خداوں کا عظمت کہا سکتا نہیں * جو سرِ عرفان سے قسمیں کوئی کیا سکتا نہیں

وهو حسبنا ونعم الوكيل نعم المولى ونعم النصير۔ ولا تحسبن الله غافلا عما يعمل الظالمون

تفریط و تقصیر کرنے والوں کی مذمت ارشادات معصومین کی روشنی میں

چونکہ ولایت و امامت اہلبیت علیہم السلام کے اقرار کے بغیر نہ عقیدۂ توحید درست ہو سکتا ہے نہ ہی اعتقاد نبوت مکمل ہو سکتا ہے اس لئے ادیان ربانیہ نے ولایت و امامت ائمہ اطہار پر زور دیتے ہوئے اسی پر قبولیت اعمال کا دارومدار قرار دیا ہے اور اس کے انکار کو موجب حبط و ضبط اعمال و عبادات قرار دیا گیا ہے (۱) چنانچہ جناب رسالتمآب حضرت امیر علیہ السلام کو خطاب کرکے فرماتے ہیں:۔

من احبك كان مع النبيين في درجتهم يوم القيامة ومن مات وهو يبغضك فلا يبالي مات

یہودیا اور نصرانیا۔ یا علی جو شخص آپ سے محبت کرے گا وہ بروز قیامت انبیاء کے درجہ میں ان کے ہمراہ ہوگا۔ اور جو شخص آپ کا بغض لے کر مرے گا۔ وہ پرواہ نہ کرے خواہ یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر (مرآۃ الانوار و مشکوٰۃ الاسرار ص۱۱)

(۲) اسی طرح آنحضرتؐ کا یہ ارشاد مسلم بین الفریقین ہے کہ من مات ولم یعرف امام زمانہ مات میتۃ جاھلیۃ (ایضاً ص۱۱) جو شخص اپنے امام زمانہ کی معرفت حاصل کئے بغیر مر جائے وہ جاہلیت (کفر و شرک) کی موت مرتا ہے۔

(۳) حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں بنی الاسلام علی خمسۃ دعائم اقام الصلوٰۃ و ایتاء الزکوٰۃ و صوم شھر رمضان و حج البیت و الولایۃ لنا اھل البیت (مرآۃ الانوار ص۱۱ بحوالہ امالی شیخ مفید و مستدرک الوسائل ج ص۶) اسلام کا سنگ بنیاد پانچ ستونوں پر قائم ہے نماز کا قائم کرنا۔ زکوٰۃ دینا۔ روزہ رکھنا۔ حج بیت اللہ کرنا اور ہم اہل بیت کی ولایت کا اقرار کرنا۔

(۴) حضرت صادق آل محمد علیہ السلام فرماتے ہیں۔ لکل شیء اساس و اساس الاسلام حبنا اھل البیت۔ ہر چیز کی ایک بنیاد ہوتی ہے اور اسلام کی بنیاد ہم اہل بیتؑ کی محبت ہے (ایضاً ص۱۲)

(۵) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام اپنے آباء اجداد طاہرینؑ کے سلسلہ سند سے جناب رسول خداؐ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ جناب جبرئیلؑ آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا محمدؐ السلام یقرئک السلام و یقول خلقت السموات السبع و ما فیھن و الارضین و ما علیھن و ما خلقت موضعاً اعظم من الرکن و المقام و لو ان عبداً دعانی ھناک منذ خلقت السموات و الارضین ثم لقینی جاحداً لولایۃ علی لاکببتہ فی سقر۔ یا محمدؐ اسلام (یعنی خدائے رحمن) تحفہ درود و سلام کے بعد فرماتا ہے کہ میں نے سات آسمان و زمین اور ان کی درمیانی مخلوق پیدا کی ہے میں نے کوئی ایسا مقام پیدا نہیں کیا جو (میری نظر قدرت میں) رکن (حجر اسود) اور مقام (مقام ابراہیمؑ) سے زیادہ عظیم الشان ہو۔ اگر کوئی بندہ اس جگہ پر بیٹھ کر آفرینش زمین و آسمان سے لے کر آفتاب قیامت کے طلوع ہونے تک میری دعا و پکار میں مشغول رہے لیکن (بروز قیامت) علیؑ کی ولایت کا منکر ہو کر میری بارگاہ میں حاضر ہو تو میں اسے (منہ کے بل) جہنم میں ڈال دوں گا۔ (بحار ج ص۶)

(۶) حضرت امام زین العابدینؑ اپنے آباء و اجداد طاہرینؑ کے سلسلہ سند سے جناب رسول خداؐ سے روایت کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا الزموا مودتنا اھل البیت فانہ من لقی اللہ یوم القیامۃ وھو یودنا دخل الجنۃ بشفاعتنا والذی نفسی بیدہ لا ینفع عبداً عملہ الا بمعرفۃ حقنا (بحار ج ص۷) ہم خاندان نبوت کی محبت و مودت کو لازم پکڑو کیونکہ بروز قیامت جو شخص ہماری محبت کے ساتھ بارگاہ خداوندی میں حاضر ہوگا وہ ہماری شفاعت کی وجہ سے ضرور داخل جنت ہوگا۔ اور مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے

ہمارے حقوق کی معرفت کے بغیر کسی بندہ کو اس کے اعمال فائدہ نہ دیں گے۔"

(۵) ایک اور حدیث کے ضمن میں جو انہی بزرگوار کے سلسلہ سند سے آنحضرتؐ سے مروی ہے آنحضرتؐ فرماتے ہیں:۔ والذی نفس محمد بیدہ لو ان عبداً جاء یوم القیمۃ بعمل سبعین نبیاً ما قبل اللہ ذالک منہ حتی یلقاہ بولایتی وولایۃ اہل بیتی (بحار ج ۷ ص ۳۹۴) "اس ذات ذوالجلال کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں محمدؐ کی جان ہے اگر کوئی شخص (بالفرض) بروز قیامت ستر نبیوں کے عمل کے برابر عمل لے کر بھی حاضر ہو مگر جب تک میری اور میرے اہل بیتؑ کی ولایت کا قائل نہ ہو گا خدا ہرگز اس کے عمل قبول نہیں کرے گا۔"

(۶) امالی شیخ مفید مطبوعہ نجف اشرف میں بروایت محمد بن مسلم جناب امام محمد باقر علیہ السلام و امام جعفر صادقؑ سے ایک حدیث کے آخر میں منقول ہے فرمایا نحن اہل البیت لا یقبل اللہ عمل عبد وھو یشک فینا۔ "ہم وہ اہل بیت رسولؐ ہیں کہ خداوند عالم کسی ایسے بندے کا عمل ہرگز قبول نہیں کرتا جو ہماری امامت و ولایت میں شک کرنے والا ہے۔"

(۷) مرآۃ العقول ج ۲ ص ۳۲۲ میں بحوالہ اصول کافی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے فرمایا وصل اللہ طاعۃ ولی امرہ بطاعۃ رسولہ وطاعۃ رسولہ بطاعتہ فمن ترک طاعۃ ولاۃ الامر لم یطع اللہ ولا رسولہ "خدا تعالیٰ نے اولی الامر کی اطاعت کو اطاعتِ رسولؐ کے ساتھ اور اطاعتِ رسولؐ کو اپنی اطاعت کے ساتھ مقرون کیا ہے۔ لہٰذا جو شخص اولی الامر کی اطاعت نہیں کرتا اس نے خدا و رسولؐ کی بھی اطاعت نہیں کی ہے۔"

(۸) اسی کتاب کے ص ۳۸۳ پر بحوالہ ثواب الاعمال حضرت صادق علیہ السلام سے یہاں تک منقول ہے فرمایا ان الناصب لنا اہل البیت لا یبالی صام او صلی او زنی او سرق انہ فی النار انہ فی النار "جو شخص ہمارا دشمن ہے اس کے لئے نماز پڑھنا اور روزہ رکھنا یا زنا اور چوری کرنا برابر ہے وہ بہر حال جہنم ہی میں جائے گا۔" ولنعم ما قیل ؎

من لم یوال فی البریۃ حیدراً — سیان عند اللہ صلی او زنیٰ

انہی حقائق کی بنا پر حضرت علامہ مجلسیؒ فرماتے ہیں۔ اعلم ان الامامیۃ اجمعوا علی اشتراط صحۃ الاعمال وقبولہا بالایمان الذی من جملتہ الاقرار بولایۃ جمیع الائمۃ علیہم السلام وامامتہم والاخبار الدالۃ علیہ متواترۃ بین الخاصۃ والعامۃ۔ "یعنی جاننا چاہیے کہ تمام فرقہ حقہ امامیہ کا اس بات پر اتفاق ہے کہ تمام اعمال کی صحت اور قبولیت کی شرط ایمان ہے اور منجملہ ایمان کے تمام ائمہ اطہارؑ کی امامت و ولایت کا اقرار بھی ہے۔ اور اس امر پر جو روایات دلالت کرتی ہیں وہ فریقین کے نزدیک متواتر ہیں۔" (بحار ج ۷ ص ۳۹۴)

اور رئیس المحدثین حضرت شیخ صدوقؒ اپنے رسالہ اعتقادیہ میں تحریر فرماتے ہیں: "واعتقادنا فیمن جحد امامۃ امیر المومنین والائمۃ من بعدہ علیہم السلام انہ کمن جحد نبوۃ جمیع الانبیاء

جو شخص حضرت امیر المومنینؑ اور دوسرے ائمہ طاہرینؑ کی امامت کا انکار کرے اس کے متعلق ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ وہ اس شخص کی مانند ہے جو تمام نبیوں کی نبوت کا انکار کرے۔

تشریح یہاں چند لفظوں میں اس امر کی تشریح کر دینا بھی ضروری ہے کہ مذکورہ بالا ارشادات معصومین سے یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ ولایت و امامت ائمہ اطہار کا اعتقاد و اقرار اعمال شرعیہ کی صحت اور قبولیت کی شرط ہے۔ یعنی اس کے بغیر کوئی عمل صالح شرف قبولیت حاصل نہیں کر سکتا۔ یہ اقرار ولایت اعمال صالحہ کی بجا آوری سے گلو خلاصی اور چھٹی دلانے کے لئے نہیں ہے جیسا کہ بعض عوام الناس کے ذہنوں میں بعض غیر ذمہ دار اہل منبر و غلو پسند خوانوں نے راسخ کر دیا ہے۔ بلکہ احادیث سے تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ عمل صالح کی بجا آوری اور محرمات سے اجتناب کئے بغیر ولایت اہل بیتؑ حاصل ہو ہی نہیں سکتی۔ چنانچہ امام محمد باقرؑ فرماتے ہیں "لا تنال ولایتنا الا بالورع والعمل" یعنی عمل صالح کی بجا آوری اور محرمات شرعیہ سے دامن بچائے بغیر ہماری ولایت حاصل ہو ہی نہیں سکتی۔ (اصول کافی) فافہم"

اسی طرح ان ذوات عالیہ کے فضائل صحیحہ و مناقب کی قولاً و فعلاً نشر و اشاعت کرنے کی مدح اور ان کے انکار کرنے کی مذمت سے کتب حدیث لبریز ہیں۔ اس سلسلہ میں صرف بحار الانوار جلد ہفتم کا مطالعہ کر لینا ہی کافی ہے۔

لیکن ان تمام تاکیدات، تہدیدات اور ترغیبات کے باوجود اکثر لوگ نہ افراط سے باز آئے اور نہ تفریط سے بلکہ اور اعتدال کا دامن ہاتھوں سے چھوڑ بیٹھے۔ "وما تغنی الآیات والنذر عن قوم لا یؤمنون" چنانچہ بعض کج بحث و دروغ گو لوگ نہ صرف فضائل کا انکار بلکہ ان ذوات قدسیہ کی امامت و خلافت کا بھی انکار کر کے ابدی ہلاکت کا شکار ہو گئے اور بعض "حق غلط" انداز محبت اختیار کر کے غلو و تفویض کے اتھاہ سمندر میں غرق ہو گئے۔ اور ائمہ اہل بیتؑ کے بارے میں محض اپنے ذاتی خیالات و قیاسات اور غلط تاویلات سے وہ وہ عجیب و غریب من گھڑت نظریات قائم کر لئے۔ کہ جن کا نام و نشان قرآن میں کہیں موجود ہے۔ اور نہ صحیح احادیث نبویہ اور ارشادات ولویہ میں کوئی نام و نشان ہے۔ نہ کلام علماء اعلام سے کوئی ثبوت ملتا ہے۔ اور نہ عقل سلیم ان کی تائید و تصدیق کرتی ہے۔ اس کتاب میں ہم ایسے ہی بعض نظریات فاسدہ کا مستقل تنقیدی تبصرہ و تذکرہ کریں گے ان شاء اللہ۔ جو عرصہ دراز سے اعتقادات کے باب میں بعض غلو نواز حضرات کی انجمنوں پر تقریر و تحریر میں موضوع قیل و قال اور مرکز بحث و جدال بنے ہوئے ہیں اور ہر جگہ پر غلط یا صحیح انداز میں ان پر بحث و تمحیص کا سلسلہ چھڑ چکا ہے جو بڑی شد و مد کے ساتھ جاری و ساری ہے جس سے ایک طرف ہماری وحدت ملی کو نقصان پہنچ رہا ہے۔ تو دوسری طرف اغیار کے لئے اسباب تضحیک مہیا ہو رہے ہیں

تفریط و تقصیر کا مفہوم کیا ہے؟ آج ہم جس دور سے گزر رہے ہیں اس میں جو ذاتی قیاسات و